صلح

صلح

س ۱۷۹۲: ایک شخص نے اپنی تمام جائدادکہ جس میں مکان ، گاڑی ،قالین اور اس کے گھر کا سارا سامان شامل ہے صلح کے ساتھ اپنی بیوی کو د ے دیا ہے اور اسی طرح اسے اپنا وصی اور اپنے نابالغ بچوں کا سرپرست بھی قرار دیا ہے کیا اسکے مرنے کے بعد اسکے ماں باپ، کواس کے ترکہ سے کسی چیز کے مطالبہ کا حق ہے؟

ج: اگر ثابت ہوجائے کہ میت نے اپنی زندگی میں تمام جائداد صلح کے ساتھ اپنی بیوی یا کسی دوسرے کو دے دی تھی اس طرح کہ کوئی چیز اپنی وفات تک اپنے لئے باقی نہ چھوڑی ہو ، تو ماں باپ یا دوسرے ورثاء کیلئے اس کا کوئی ترکہ ہی نہیں ہے جو انکی وراثت ہو لہٰذا انہیں اس مال کے مطالبہ کا کوئی حق نہیں ہے جو اسکی زندگی میں اسکی بیوی کی ملکیت بن چکا ہے ۔

س ۱۷۹۳: ایک شخص نے اپنے اموال کا کچھ حصہ صلح کے ساتھ اپنے بیٹے کو دے دیا لیکن چند سال گزرنے کے بعد وہی اموال اپنے اسی بیٹے کو فروخت کردیئے اور اسوقت اسکے ورثا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر دعویٰ کرتے ہیں کہ گھر بیچنے سے کچھ عرصہ پہلے سے لیکر معاملہ انجام دینے تک ان کے باپ کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا کیا یہ مال اسے بیچنا کہ جسے یہ بطور صلح پہلے ہی دے چکا ہے اس صلح سے عدول شمار ہوگا اور معاملہ بیع صحیح ہے ؟ اور بالفرض اگر صلح صحت پر باقی ہو تو کیا یہ اس مال کے تیسرے حصے میں صحیح ہے کہ جس پر صلح کی گئی ہے یا پورے مال میں ؟

ج: پہلی صلح صحیح اور نافذ ہے اور جب تک اس میں صلح کرنے والے (مصالح) کیلئے حق فسخ ثابت نہ ہو یہ لازم بھی ہے لہٰذا صلح کرنے والے کا اس مال کو بیچنا صحیح نہیں ہے اگر چہ فروخت کے وقت اس کا ذہنی توازن ٹھیک ہو اور یہ صلح جو صحیح اور لازم ہے اس پورے مال میں نافذ ہے کہ جس پر یہ واقع ہوئی ہے۔

س ۱۷۹۴: ایک شخص اپنے تمام اموال یہاں تک کہ محکمہ صحت میں جو اسکے حقوق ہیں صلح کے ساتھ اپنی بیوی کو دے دیتا ہے لیکن مذکورہ محکمہ اعلان کرتا ہے کہ اس شخص کو ان حقوق پر صلح کرنے کا قانونی حق نہیں ہے ، جس کے نتیجے میں محکمہ صحت اسکے ساتھ موافقت کرنے سے انکار کردیتا ہے خود صلح کرنے والا بھی اس چیز کا اعتراف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے دوسروں کا قرض ادا کرنے سے بچنے کیلئے یہ کام انجام دیا ہے۔ اس صلح کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: دوسروں کے مال یا ایسے مال پر صلح کہ جسکے ساتھ دوسروں کے حق کا تعلق ہوچکا ہے صلح فضولی ہے اور اسکا انحصار مالک یا صاحب حق کی اجازت پر ہے اور اگر صلح ، صلح کرنے والے کی خالص ملکیت پر انجام پائی ہو لیکن اس صلح کا مقصد قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی سے بچنا ہو تو ایسی صلح کا صحیح اور نافذ ہونا محل اشکال ہے بالخصوص جب اسے کسی اور ذریعے سے مال حاصل کرکے اپنے قرض ادا کرنے کی کوئی امید نہ ہو ۔

س ۱۷۹۵: صلح کی ایک دستاویز میں یوں لکھا ہے کہ باپ نے اپنے کچھ اموال صلح کے ساتھ اپنے بیٹے کو دے دیئے ہیں کیا یہ دستاویز قانونی اور شرعی لحاظ سے معتبر ہے ؟

ج: جب تک دستاویز کے محتوا کے صحیح ہونے کا اطمینان نہ ہوفقط یہ دستاویز ،عقد صلح کے انشاء اور اسکی کیفیت پر شرعی دلیل اور حجت شمار نہیں ہوگی البتہ اگر مالک کی طرف سے صلح کے ثابت ہونے کے بعد ہمیں اسکے شرعی طورپر صحیح واقع ہونے میں شک ہو تو عقد صلح شرعاً صحیح ہے اور وہ مال اس شخص کی ملکیت ہوگا جس کے ساتھ صلح کی گئی ہے۔

س ۱۷۹۶: میرے سسرنے اپنے بیٹے کے ساتھ میری شادی کے وقت زمین کا ایک قطعہ کچھ رقم کے عوض صلح کے ساتھ مجھے دے دیا اور چند گواہوں کے سامنے اس سے متعلق ایک دستاویز بھی تحریر کردی لیکن اب وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ معاملہ فقط ظاہری اور بناوٹی تھا۔ اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: مذکورہ صلح شرعی طور پر صحیح ہے اور اسکے ظاہری اور بناوٹی ہونے کا دعویٰ جب تک مدعی کی طرف سے ثابت نہ ہوجائے کوئی اثر نہیں رکھتا ۔

س ۱۷۹۷: میرے والد نے اپنی زندگی میں اپنے تمام منقولہ اور غیر منقولہ اموال صلح کے ساتھ مجھے دے دیئے اس شرط پر کہ انکی وفات کے بعد میں اپنی بہنوں میں سے ہر ایک کو کچھ رقم ادا کروں ـمیری بہنیں بھی اس چیز پر راضی ہوگئیں اور وصیت والی دستاویزپر دستخط کردیئے ، باپ کی وفات کے بعد میں نے ان کا حق ادا کردیا اور باقی اموال خود لے لئے۔ کیا اس مال میں میرے لیئے تصرف کرنا جائز ہے ؟ اور اگر وہ اس امر پر راضی نہ ہوں تو اس مسئلہ کا حکم کیا ہے ؟

ج: اس صلح میں کوئی اشکال نہیں ہے اور مذکورہ صورت میں جس مال پر صلح ہوئی ہے وہ آپ کاہے اور دیگر ورثاء کے راضی نہ ہونے کا کوئی اثر نہیں ہے ۔

س ۱۷۹۸: اگر ایک شخص اپنے بعض بچوں کی عدم موجودگی میں اور جو موجود ہیں ان کی موافقت کے بغیر صلح کے ساتھ اپنے اموال ایک بیٹے کو دے دیتا ہے تو کیا یہ صلح صحیح ہے؟

ج: اگر مالک اپنی زندگی میں اپنے اموال صلح کے ساتھ کسی ایک وارث کو دے دے تو اس میں دیگر ورثاء کی موافقت ضروری نہیں ہے اور انہیں اس پر اعتراض کا حق نہیں ہے ہاں اگر یہ کام اسکی اولاد کے درمیان فتنہ و فساداورنزاع کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے ۔

س ۱۷۹۹:اگر ایک شخص صلح کے ساتھ اپنا کچھ مال دوسرے کو اس شرط پر دے کہ فقط وہ خود اس مال سے استفادہ کرے گا تو کیا یہ شخص جسے صلح کے ساتھ مال دیا گیا ہے یہ مال اسی استفادے کیلئے صلح کرنے والے کی رضامندی کے بغیر کسی تیسرے شخص کو دے سکتا ہے یا استفادہ میں اسے اپنے ساتھ شریک کر سکتا ہے؟اور صحیح ہونے کی صورت میں کیا صلح کرنے والا اس صلح سے عدول کر سکتا ہے؟

ج : متصالح (جسے صلح کے ساتھ مال دیا گیا ہے) عقد صلح میں جن شرطوں پر عمل کرنے کا پابند ہوا ہے ان کی مخالفت نہیں کر سکتااور اگر وہ ان شروط کی مخالفت کرے تو مصالح (جس نے صلح کے ساتھ مال دیا ہے)عقد صلح کو ختم اور فسخ کرسکتا ہے ۔

س ۱۸۰۰:کیا عقد صلح ہو جانے کے بعدمُصالح اس سے عدول کرسکتا ہے اور پہلے متصالح کو بتائے بغیروہی مال دوبارہ صلح کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو دے سکتا ہے؟

ج : اگر صلح صحیح طور پرمنعقد ہوئی ہو، تو یہ مُصالح کی نسبت لازم ہے اور جب تک اس نے اپنے لیئے حق فسخ قرار نہیں دیا اسے عدول کرنے کا حق نہیں ہے لہذا اگر وہ وہی مال صلح کے

ساتھ کسی دوسرے شخص کو دے دے تو یہ صلح فضولی ہوگی جسکا صحیح ہونا پہلے متصالح کی اجازت پرموقوف ہے ۔

س ۱۸۰۱: ماں کی جائداد اسکے بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان تقسیم ہونے ،قانونی مراحل طے کرنے ، حصر وراثت (یعنی یہ کہ ان کے علاوہ اس کا اور کوئی وارث نہیں ہے) کا سرٹیفکیٹ لینے اور ورثاء میں سے ہر ایک کے اپنا اپنا حصہ لے لینے کے بہت عرصے کے بعد اسکی ایک بیٹی یہ دعوی کرتی ہے کہ اسکی ماں نے اپنی زندگی میں اپنے تمام اموال صلح کے ساتھ اسے دے دیئے تھے اور اس سلسلے میں ایک معمولی دستاویز بھی ہے کہ جس پر اسکے اور اسکے شوہر کے دستخط موجود ہیں اور اس پر انگوٹھے کا نشان بھی ہے جو اسکی ماں کی طرف منسوب ہے اور وہ بیٹی ماں کاپورا ترکہ لینا چاہتی ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : جب تک یہ ثابت نہ ہوکہ ماں نے اپنی حیات میں اپنا مال صلح کے ساتھ اس بیٹی کو دے دیا تھا اسے اس چیز کے بارے میں کوئی حق نہیں ہے جس کا وہ دعوی کرتی ہے اور فقط صلح کی دستاویز معتبر نہیں ہے جب تک واقع کے ساتھ اسکی مطابقت ثابت نہ ہوجائے ۔

س ۱۸۰۲: ایک باپ نے اپنی جائداد صلح کے ساتھ اپنی اولادکو اس شرط پردی کہ جب تک وہ زندہ ہے اسے اس میں تصرف کا اختیار ہو گا اس چیزکے پیش نظر مندرجہ ذیل موارد کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الف : کیا یہ صلح اس شرط کے ساتھ صحیح اور نافذ ہے ؟

ب: صحیح اور نافذ ہونے کی صورت میں کیا جائز ہے کہ مُصالح اس صلح سے عدول کرے؟ جائز ہونے کی صورت میں اگراس مال کا کچھ حصہ بیچ دے کہ جس پر صلح ہوئی تھی توکیا اسکا یہ کام صلح سے عدول شمار کیا جائیگا ؟ اور اگر یہ عدول ہے تو کیا تمام اموال کی نسبت عدول سمجھا جائیگا یا صرف بیچے گئے مال کی نسبت؟

ج : یہ عبارت " زندگی میں تصرف کا اختیار " جو صلح کی دستاویز میں بیان ہوئی ہے کیا حق فسخ کے معنیٰ میں ہے یا کسی دوسرے کو اپنے اموال منتقل کرنے کے حق کے معنیٰ میں یا اپنی زندگی میں ان اموال میں حق تصرف و استعمال کے معنیٰ میں؟

ج :

الف: مذکورہ صلح اس شرط کے ساتھ صحیح اور نافذ ہے ۔

ب: عقد صلح ، عقود لازم میں سے ہے لہذا جب تک صلح کے ساتھ دینے والا اس میں حق فسخ نہ رکھتا ہو اسے فسخ اور ختم نہیں کر سکتا لذا اگر صلح کرنے کے بعد اوراس میں حق فسخ کے بغیر اس مال کا کچھ حصہ ان میں سے کسی کو فروخت کردے کہ جن کے ساتھ صلح کی گئی تھی، تو یہ معاملہ خریدار کے اپنے حصے میں باطل ہے اور دوسروں کے حصوں کی نسبت فضولی ہے جسکا صحیح ہونا انکی اجازت پر موقوف ہے۔

ج: ظاہری طور پر اس عبارت " زندگی میں تصرف کا اختیار " سے مقصود حق تصرف و استعمال ہے نہ حق فسخ اورنہ کسی دوسرے کو اپنے اموال منتقل کرنے کا حق۔